



سوال

(84) اسماء الہی کی حقیقت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک جگہ تفسیر فتح البیان میں الحدیث کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اسماء اللہ تو خدا کا نام ہے، اللہ ہی افعال دونوں الہیاتی ہی انفعالات،“

اس کی پوری تشریح بیان کریں۔ یہ علم کلام کا مسئلہ ہے؟ ازراہ کرم کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں، جزاکم اللہ خیراً

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

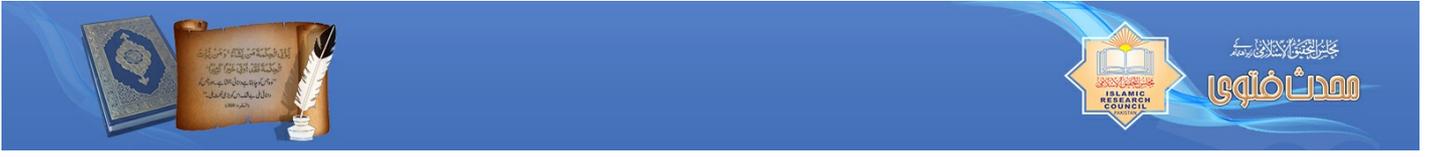
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مثلاً اللہ تعالیٰ کو رحمن رحیم کہا جاتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے۔ کہ خدا تعالیٰ رحمت سے موصوف ہے اور رحمت کے معنی رقت قلب کے ہیں۔ تو لازم آیا کہ خدا تعالیٰ کے لیے قلب ہو اور قلب گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ تو معاذ اللہ خدا بھی ایسا ہوگا۔ لیکن یہ خرابی اس صورت میں لازم آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کو باعتبار مبدار مصدری معنی (کے رحمن رحیم کہا جائے۔ اگر باعتبار غایت اور نتیجہ کے کہا جائے تو پھر کوئی اعتراض نہیں۔ رقت قلب کی غایت اور احسان ہے۔ یعنی جب کسی کی بابت انسان کا دل نرم ہوتا ہے تو اس کے ساتھ احسان کرتا ہے۔ تو گویا خدا تعالیٰ کو رحمن رحیم کہنے کے یہ معنی ہوتے کہ خدا اپنے بندوں سے احسان کرتا ہے۔ یہ معنی ہیں فتح البیان کی عبارت کے۔ کہ خدا کے نام باعتبار غایت کے لیے جاتے ہیں نہ باعتبار مبداء کے۔ اس کی زیادہ تفصیل ہم نے آپ کے شاگرد مولوی عطاء اللہ کے رسالہ الابداء کی تقریر میں کی ہے۔ جو نہایت مفید ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ الہدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج 1 ص 187



مدرت فتوى